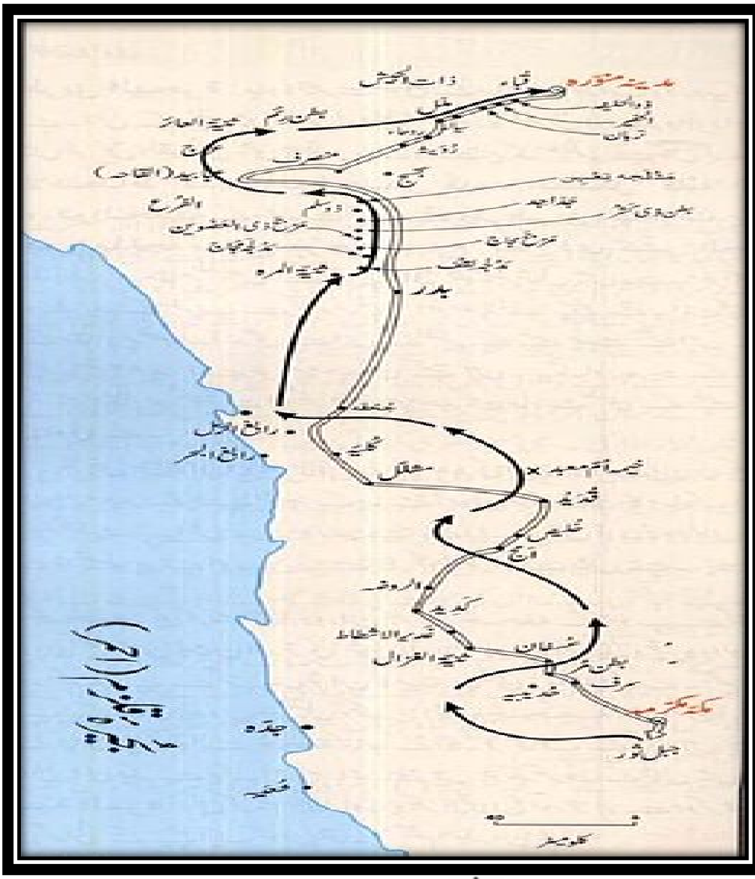
ہجرتِ مدینہ منورہ



شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

عنوانات ایک نظر میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کے محب اور محبوب پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی قوت دور دور سے لوگوں کو اسلام کی طرف کھینچ رہی تھی انہی میں مدینہ منورہ کے کچھ لوگ بیعت عقبہ کے موقع پر مسلمان ہوئے، مکہ میں اہل اسلام پر مشرکین کے مظالم دیکھے تو ان کے دل بھر آئے چنانچہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کو اپنے ہاں مدینہ آنے کی دعوت دی۔

ہجرت مدینہ سے متعلق خواب مبارک:

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهَلِي إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ۔

صحیح البخاری، رقم الحدیث:3622

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر رہا ہوں جو بکثرت کھجوروں والی ہے۔ پہلے میرا خیال یہ تھا کہ اس سرزمین سے مراد یمامہ یا ہجر کا علاقہ ہو گا لیکن درحقیقت یہ مدینہ منورہ کی بابرکت سرزمین تھی۔

اس خواب کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اللہ رب العزت کی طرف سے مجھے یہ بات بتلائی گئی ہے کہ اہل ایمان کا دارالہجرت یثرب ہو گا لہٰذا کوئی جانا چاہے تو جا سکتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہجرت فرمانے سے پہلے بعض صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے عازم مدینہ ہوئے۔ عشق بلاخیز کے اس قافلہ سخت جاں میں وہ بھی تھے جو نادار و غربت کے مارے ہوئے تھے اور وہ بھی تھے جو مکہ میں صاحبِ ثروت، کاروباری اور جائیدادوں کے مالک تھے، مگر اب ان کے مال و متاع، باغات، جائیداد اور سامان تجارت پر مشرکین مکہ نے قبضہ جما لیا تھا، یہ لٹے پٹے لوگ اپنے جسم پر ایک لباس کے علاوہ کسی چیز کے مالک نہ تھے۔

دارالندوہ میں اجلاس:

مشرکین مکہ نے جب یہ دیکھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسلسل محنت سے اللہ تعالیٰ آئے دن اہل اسلام کی تعداد میں اضافہ فرمارہے ہیں، نہ صرف مکہ بلکہ مکہ سے باہر دوسرے شہروں سے بھی لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کا ایک وفد یثرب (مدینہ منورہ) پہنچ کر تبلیغ اسلام کے فریضے کو دل و جان سے نبھارہے ہیں اور اس کے مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں اور مدینہ کے لوگوں کی دعوت پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی عنقریب مدینہ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس ساری صورتحال پر غور و فکر کرنے اور اس کا کوئی حل نکالنے کے لیے دارالندوہ جو کہ درحقیقت قصی بن کلاب کا مکان تھا، وہاں ایک اہم اجلاس رکھا۔ اس میں درج ذیل افراد شامل تھے:

ابولہب بن عبدالمطلب، ابوجہل عمرو بن ہشام، ابوسفیان بن حرب، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، منبہ بن حجاج، نضر بن حارث، حکیم بن حزام، ابوالبختری، جبیر بن مطعم، حارث بن عامر، زمعہ بن اسود اور طعیمہ بن عدی۔

شرکاءاجلاس کی آراء:

شرکائے اجلاس میں سے ایک نے اس خدشے کا اظہار کیا کہ تم لوگ اس بات کو کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جماعت کے افراد دن بدن بڑھ رہے ہیں، مکہ کے علاوہ عرب کے دوسرے علاقوں کے لوگ بھی ان کی دعوت پر لبیک کہہ کر شامل ہو رہے ہیں۔ اس ترقی کا لازمی نتیجہ یہی ہو گا کہ یہ لوگ کسی دن ہمارے اوپر غلبہ پا کر ہمارے آبائی دین کو صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے اور انتقامی کارروائی کرتے ہوئے ہمیں مار ڈالیں گے۔ اس لیے کوئی ایسی تدبیر اختیار کی جائے تاکہ ہمیں کل کوئی برا دن نہ دیکھنا پڑے۔ یہ یقینی بات ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عروج ہمارا زوال ہے۔

دوسرے نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قید کر لیا جائے اور ان پر پہرہ دیا جائے اور ان سے وہی سلوک کیا جائے جو ماضی میں شعراء (زُہیر اور نابغہ) کے ساتھ کیا گیا تھا۔ قید ہی کی حالت میں ان کا دَم نکل جائے۔

تیسرے نے کہا: یہ تدبیر ٹھیک نہیں کیونکہ اس سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب اور محبین ہر طرف سے جمع ہوں گے اور ہم پر حملہ کر دیں گے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھڑا لے جائیں گے۔

چوتھے نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دیس نکالا دیا جائے اس کے لیے جلا وطنی کی سزا کافی رہے گی۔ اس کے بعد ہمیں ہر طرح سے چین اور اطمینان ملے گا اور جو لوگ اس کا کلمہ پڑھ چکے ہیں وہ بھی دوبارہ ہمارے پاس کر مل جائیں گے۔

پانچویں نے کہا: یہ رائے تو پہلی رائے سے زیادہ کمزور ہے۔ کیا تمہیں محمد

(صلی اللہ علیہ وسلم) کے حسن اخلاق اور خوش کلامی کا اندازہ نہیں ہے کہ جس سے ایک مرتبہ بات کرلیتے ہیں اس کا اپنا گرویدہ بنالیتے ہیں۔ اگر ان کو نکال دیا گیا تو وہ اپنی خوش کلامی کے زور سے دوسرے قبائل کو اپنا اطاعت گزار بنالیں اور انہیں اپنے ساتھ لے کر تم پر حملہ کریں گے اور اپنے گھوڑوں کی سموں سے تمہارا ایسا حال کریں گے کہ تمہارا نام ونشان بھی مٹ جائے گا۔ اس لیے کوئی ایسی تدبیر ہونی چاہیے جو ہر لحاظ سے کارگر اور کامیاب ہو۔

ابو جہل کا مشورہ:

ابو جہل عمرو بن ہشام نے کہا: اے سرداران قریش! میرے دماغ میں ایک ایسی تدبیر آرہی ہے جو کسی اور کو نہ سوجھی ہوگی میری رائے میں اس سے بہتر تدبیر عملاً ممکن ہی نہیں۔ اتنی بات کہہ کر ابو جہل نے توقف کیا تو باقی لوگ اس سے کہنے لگے: اے ابو الحکم! وہ تدبیر اور تجویز جلدی بتاؤ! ابو جہل نے کہا: ہم تمام قبائل قریش میں سے ایک ایک شخص کا انتخاب کریں اور جس وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رات کو سو رہے ہوں رات کی تاریکی میں ان کے مکان کا محاصرہ کریں، جب وہ صبح نماز فجر کے لیے گھر سے نکلیں گے تو تمام لوگ ان پر اکٹھا حملہ کریں۔ اسی میں ان کا کام تمام کر دیں۔ قبیلہ بنوہاشم تمام قبائل سے لڑ کر انتقام نہیں لے سکا اور آخر کار خون بہا لینے پر راضی ہو جائے گا اور ہم آسانی سے خون بہا ادا کرکے اپنی جان چھڑا لیں گے۔

یہی وہ صورت ہے جس کی وجہ سے ہمیشہ کے لیے ہمیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے نجات مل سکتی ہے۔ ابو جہل کی اس تجویز و تدبیر کو سب لوگوں سے سراہا اور اس پر اتفاق کیا۔

ہجرت کا حکم:

مشرکین مکہ کے اس گھناؤنے فیصلے سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آپ کو (بحکم خدا) مطلع کیا کہ آج ہی رات آپ یہاں سے یثرب کی طرف روانہ ہوں۔ اور خواجہ عبد المطلب کی بھتیجی رفیقہ بنت صیفی رضی اللہ عنہا نے بھی اس اجلاس اور اس میں ہونے مشاورت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آگاہ کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک خواب کے ذریعے ہجرت کا حکم مل چکا تھا اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے اپنے صحابہ واہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کو وقتاً فوقتاً مدینہ منورہ بھیجا تاکہ سب کے اکٹھے جانے سے کوئی پریشانی نہ ہو۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ساتھ ہجرت فرمائی۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف آوری:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت (گرمی سے بچاؤ کے لیے) سر پر چادر ڈالے ہوئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے، اس وقت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ لکڑی کے ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت مانگی تو تخت سے اتر کر کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ تشریف لائیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ اہم مشورہ کرنا ہے لوگوں کو ہٹا دو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے گھر والوں کے علاوہ کوئی نہیں ہیں آپ بے فکر ہو کر ارشاد فرمائیں۔

ہم ساتھ چلیں گے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اب مجھے بھی ہجرت کرنے کا حکم مل چکاہے اور میں نے آج ہی رات یثرب جاناہے۔"حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی اے اللہ کے رسول!میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا مجھے بھی ساتھ چلنے کی سعادت نصیب ہو گی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"آپ میرے ساتھ ہی چلیں گے۔"آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ خوشی سے رو پڑے۔

خوشی کے آنسو:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سے پہلے مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ خوشی کے بھی آنسو ہوتے ہیں۔ اپنے والد کو خوشی سے اشک بار ہوتا ہوا دیکھا تو اس بات کا یقین ہوا کہ خوشی کے بھی آنسو ہوتے ہیں۔

سفر کی تیاریاں:

حضرت عائشہ اور آپ کی بڑی بہن حضرت اسماء رضی اللہ عنہما سامانِ سفر تیار کرنے میں مصروف ہو گئیں۔ ایک برتن میں کھانا دوسرے میں پانی رکھا۔ اب دونوں کو ایک جگہ اکٹھا باندھنے کے لیے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو جب کوئی چیز نہ ملی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: ابو جان! کھانے اور پانی کے برتنوں کو اکٹھے باندھنے کے لیے مجھے اپنے نِطاق کے علاوہ کوئی چیز نہیں مل رہی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نِطاق کے دو ٹکڑے کر دو اور اس میں اس کو اچھی طرح باندھ دو! حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے نِطاق

کو لمبائی میں چیرا اور اس کے دو حصے کر دیے ایک سے پانی کا برتن جبکہ دوسرے سے کھانے کے برتن کو اچھی طرح باندھ دیا۔ اسی دن سے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا لقب ذات النِطاقَین پڑ گیا۔

فائدہ: نِطاق عربی زبان میں کمر بند کو کہتے ہیں۔ جسے عرب کی خواتین اپنی کمر میں مضبوطی سے باندھتی تھیں تا کہ تہبند وغیرہ ڈھیلا نہ ہو۔

امانتوں کی واپسی:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: علی میں آج رات ہجرت کر کے جا رہا ہوں آپ فی الحال یہیں رکو لوگوں کی امانتیں میرے پاس رکھی ہوئی ہیں جب یہ امانتیں لوگوں کو واپس پہنچا دو تو پھر میرے پاس یثرب آ جانا۔

نبی کریم ﷺ کے گھر کا محاصرہ:

عشاء کی نماز کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف فرما تھے حضرت جبرئیل امین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی: "آج کی رات آپ اپنے بستر پر معمول کے مطابق آرام نہ فرمائیں۔"

محاصرین کی جماعت:

باہر دشمن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے پر جمع ہوئے۔

محاصرہ کرنے والی جماعت کے افراد یہ تھے: ابو جہل عمرو بن ہشام، ابو لہب بن عبد المطلب، عقبہ بن ابی معیط، ابی بن خلف، امیہ بن خلف، نضر بن حارث، ابن غیطلہ، زمعہ بن اسود، طُعیمہ بن عدی، منبہ بن حجاج اور حکم بن ابو العاص۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بستر رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: علی! آپ میری سبز رنگ کی حضرمی چادر اوڑھ کر میرے بستر پر سو جاؤ اور اطمینان رکھو کہ تمہیں دشمنوں کی طرف سے کوئی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چادر اوڑھ کر گھر کے صحن میں بستر پر سو گئے۔

محاصرین گھر میں نہیں گھسے:

محاصرین رات بھر دروازے کے باہر جمع رہے لیکن گھر میں نہ گھسے اس کی وجہ یہ تھی کہ عرب میں یہ بات انتہائی معیوب سمجھی جاتی تھی کہ گھر والوں کی اجازت کے بغیر کوئی شخص گھر میں گھس آئے اس لیے رات بھر باہر کھڑے رہے لیکن اندر نہیں آئے۔

محاصرین کی آنکھوں میں خاک:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلے اس وقت ابو جہل محاصرین کی جماعت کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہتا ہے: "اگر تم لوگ مجھ پر ایمان لے آؤ تو تم عرب و عجم کے مالک بن جاؤ گے، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جاؤ گے اور تمہیں ایسے ایسے باغات ملیں گے۔ اور اگر تم مجھ پر ایمان نہ لائے تو مار دیے جاؤ گے، مرنے کے بعد زندہ کیے جاؤ گے اور تمہیں جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیا جائے گا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل کہ یہ بات سن کر فرمایا کہ ہاں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جو لوگ جہنم کی آگ کا ایندھن بنیں گے ان میں تو بھی شامل ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم مٹی کو اپنی مٹھی میں لیا اور سورۃ یٓس کی ابتدائی چند آیات تلاوت فرمائیں وہ مٹی ہوا میں اڑا دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس مٹی کی وجہ سے ان لوگوں کی آنکھوں کو (وقتی طور پر) اندھا کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے بیچ سے بآسانی تشریف لے گئے۔

مشرکین مکہ مذاق سمجھا:

کچھ دیر بعد ایک شخص جو محاصرین کی جماعت میں سے نہیں تھا وہاں سے گزرا اور ان سے پوچھا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا۔ اس شخص نے کہا کہ میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ابھی تمہارے پاس سے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ محاصرین نے دروازے کے کواڑ میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سبز رنگ کی حضرمی چادر اوڑھے ہوئے بستر پر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے اس شخص کی بات کو مذاق سمجھا اور آپس میں کہنے لگے: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی چادر اوڑھے سویا ہوا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم محاصرین کی ناکہ بندی کو ناکام بناتے ہوئے یہاں سے سیدھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے۔

......جاری ہے

والسلام



پیر، 04 اکتوبر، 2021ء